اسلامی عقائدواعمال پرذرئع ابلاغ کے اثرات

مفتی عبدالحق حقانی*
پروفیسر ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی **

Abstract
Islam have three basic beliefs 1.tawheed (oneness of Allah) 2.risalat(a chain of messengers from Allah) 3.Akhrat(life here after).on Other side ,Islam is a complete code of life and make society on the principles of sovereignty of Allah ,equality ,freedom and universal brotherhood .
Modern media presents many things against Islam, 1.secularism, (secularism does not allows to any religion to take part collective fields of life. it believe that religion is a private matter of a person) 2. Media propagate against jihad that it is terrorism3.on the name of freedom and [1]liberty media working against the Holiness of anmbiya and social values of Islam. it is spreading the concept of interest based capitalist society and Islam is strictly against interest and exploitation by any mean whether it's sexual exploitation or economical or social.
I have tried my level to show the effects of media on Islamic beliefs and actions or practices .
Key words: Effects , beliefs, media ,secularism ,holiness.

علماءکرام نےاسلامی عقائد پر علم الکلام ،الملل والنحل اورعقائداسلام کے نام سے بے شمار کتابیں تحریرفرمائی ہیں جب کہ کچھ کتابیں توایسی بھی ہیں جو پوری کتاب ایک خاص موضوع سے متعلق ہوتی ہے چونکہ اسلامی عقائدمتنوع ہیں اس لیے ان پر تحریرات کازیادہ ہونابھی ضروری ہے۔مگر ان میں سے کچھ عقائدایسے ہیں جن پرپوری عمارت اسلام کادارومدارہے۔جن کواصل الاصول اوربنیادی عقائدکہتے ہیں۔ان میں سے اگرکسی ایک میں بھی شکوک وشبہا ت کادروازہ کھل جائے تواسلام کی پوری عمارت گرجائے گی۔وہ عقائدتوحید،رسالت اورقیامت ہیں۔(1)

ان بنیادی عقائداوراسلامی اعمال پرذرائعِ ابلاغ کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں ہم اپنے اِس مضمون میں اسی بات کامختصرساجائزہ لیں گے۔

توحیدپرذرائعِ ابلاغ کے اثرات:

ایمانیات میں سب سے پہلادرجہ توحیدکاہے۔ابن العزحنفیؒ توحیدکے بارے میں لکھتے ہیں کہ توحیدکامعنی اللہ کوذات اورصفات میں یکتا مانناہے۔(2)یہی خلاصہ شرح المقاصدمیں علامہ تفتازانی کے کلام کاہے۔(3)

توحیدہی ایمان کی شرط اوّل ہے۔ایمان میں داخل ہونے کیلیے سب سے پہلے زبان سے اقراراوردل سے تصدیق کی جاتی ہے۔یہی توحیدوہ حق ہے جوایک انسان کوفطری اورعقلی طورپردیاگیاہے۔یہ ایک ایساعقیدہ ہے جس پرباقی تمام اعتقادات اورایمانیات کادارومدارہے۔ باقی تمام احکام ،اعمال ،اخلاقیات اورایمانیات اسی مرکزسے قوت حاصل کررہے ہیں۔کتابوں پرایمان اس لیے ہے کہ وہ اللہ کی کتاب ہے اورنبیوں پر اس لیے کہ وہ اللہ کے فرستادہ ہیں۔اورملائکہ پربھی ایمان اللہ ہی کی وجہ سے ہے۔قیامت کابرپاکرنے والااوراس میں فیصلے کامالک بھی اللہ کی ذات بابرکات ہے۔توحیدایک ہمہ گیرکلمہ ہے جس کاتذکرہ کلام الٰہی میں کچھ یوں ہواہے:

"ضرب اللہ مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة أصلها ثابت وفرعها في السماء " (4)

"اللہ تعالی نے کلمہ طیبہ کی کیسی مثال بیان کی ہے؟وہ ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہےجس کی جڑ(زمین میں) مضبوطی سے جمی ہوئی ہےاوراس کی شاخیں آسمان میں ہیں"۔

---

* ایم۔ فل سکالر،شعبہ علوم اسلامیہ یونی ورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ
** پروفیسر، ڈین آف فیکلٹی آرٹس، یونی ورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ

اس عقیدے کامطلب محض اس قدرنہیں ہے کہ اللہ تعالی ایک ہے اور موجودہےاس کے توتمام ملل واقوام قائل ہیں بل کہ کسی نہ کسی مقام پرجب عقل بالکل جواب دے جاتی ہے اورانسان حواس باختہ ہوجاتاہے اس وقت تودہری بھی کہتاہے کہ ہاں ضرورکوئی نہ کوئی ذات ہے۔مولاناقاسم نانوتوی ؒکے الفاظ میں گویاہم یہ کہ سکتے ہیں کہ:

”ہرکوئی توحیدکامقرہے،گواُسےاپنے اقرارکی خبرہویانہ ہو“[5]

مگراسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ ہرچیزاورہرصفت میں خدابزرگ وبرترواحد ولاشریک لہ ہے۔میری اس بات کوسمجھنے کے لیےبطورنمونہ کے چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

* آج کل کی دنیاکادراومداردوقسم کےعلوم پر مبنی ہے ایک مذہبی علم دوسراسائنسی علم۔ سائنسی علم کا دارومدارچونکہ حواس پرہے اس لیے وہ ذات باری تعالی کے بارے میں متحیرہے۔ڈاکٹرخورشیداحمدصاحب لکھتے ہیں:

”وجودباری تعالی کے موضوع پرکسی بحث سے پہلے یہ سمجھ لیناچائیے کہ خداکاوجودحسی اورمادی نہیں ہے بل کہ مابعدالطبعی ہے۔عام طورپرکسی چیزکے وجودکوجاننے کے لیے ہمارے پاس جوذرائع ووسائل ہیں وہ حواس ہیں۔سائنس اپناعلم انہی حواس کے ذریعے حاصل کرتی ہے۔لیکن حواس سے جوعلم حاصل ہوتاہے وہ محض مادی اورحسی دنیاتک محدود ہوتا ہے۔جوچیزیں ان سے ماوراء ہیں وہ طبعی کے بجاے مابعدالطبعی ہیں۔ان کوجاننے کے لیے حواس ناکافی ہیں۔یہ وہ مقام ہے جہاں حواس مجبوراورلاچارہیں۔اس حقائق کوجاننے کے لیے حواس ہمارے معین ومددگارنہیں ہوسکتے۔یہی وجہ ہے کہ خداکے معاملے میں ایسی دائل طلب کرناجوحسی دنیاسے متعلق ہوں ایک غیرعقلی اورغیرسا ئنٹیفک مطالبہ ہے“۔[6]

جیساکہ ہمارے علم میں ہے موجودہ دنیاسائنس اورٹیکنالوجی کی ہے۔اورسائنس کی بنیادمشاہدہ اورحواس پرہے۔اوریہ بات بھی حقیقت ہے کہ ذرائع ابلاغ پرمذہب اوراہل مذہب کاقبضہ نہیں بل کہ مادی دنیاسے تعلق رکھنے والوں کاقبضہ ہے اوروہ دانستہ یاغیردانستہ طورپرشب وروزتوحیدالہی کے بجائےمادیت کی تبلیغ کے پرچارمیں لگے ہوئے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کوسُن سُن کرمسلم نوجوانوں میں ایک ایساطبقہ پیداہوگیاجواللہ کانام تولیتے ہیں مگراللہ سے بالکل نابلدہیں۔جب کہ ایک طبقہ توخداکاانکاری ہے۔توحیدکے انکارمیں بھی ذرائع ابلاغ پیش پیش ہےاس کی مثال انڈیامیں بننے والی فلم PKہے۔جولامذہبیت اورخداکے وجودکے انکارپرمبنی فلم ہے۔اس فلم کوبنانے والاایک جگہ لوگوں کومخاطب کرکے کہتاہے کہ لوگوں جب تک کسی صحیح God کاپتہ نہ چلے ایک دوسرے کی Helpکیاکرو۔جب کہ اس سے پہلے وہ تمام الہامی اورغیرالہامی مذاہب کوجھٹلاچکاہے۔اس فلم کاتمام ترموضوع خداسے متعلق لاادریت اور خداکاانکارہے۔ اوریہ وہ فلم ہے جوصرف انڈیامیں ہی نہیں بل کہ پوری دنیاکی Best فلموں میں اس کاشمارہوتی ہے۔

* اسلامی تہذیب میں سیاسی توحید کانظریہ یہ ہے کہ :

”ان الحکم الا للہ امران لاتعبدوالا ایاہ“(7)

”حاکمیت صرف اللہ کی ہی ہوگی اس نے حکم دیاہے کہ صرف اس کی ہی عبادت کی جائے“۔

اس آیت کریمہ میں جہاں اللہ تعالی کی ذات میں شرکت کی ممانعت کی گئی ہے اسی طرح اللہ تعالی کی صفت حاکمیت میں بھی غیرکی شرکت ممنوع ہے۔جب کہ ہمارے ذرائعِ ابلاغ جمہوریت کاپرچارکررہے ہیں لہذااس کابرملانعرہ ہے”طاقت کاسرچشمہ عوام ہے “ اور”زمینِ اللہ کی حکمرانی عوام کے اُمنگوں کے مطابق حکمرانوں کی “۔

جب کہ تصویرکادوسرارُخ یہ ہےکہ ایک طرف توقرآن پاک کاحکم یہ ہے کہ فیصلہ ہوگاتوصرف اورصرف اللہ کاہوگاکسی اورکاحکم نہیں چلے گاجب کہ دوسری طرف وہ مملکت خدادادجس کاحصول محض کلمہ لاالہ الّا اللہ کے بنیادپرہواہے۔جس کاپہلاجزء ہی اس بات کی غمازی کرتاہے کہ غیرکوچھوڑکرصرف ایک اللہ کے ہوجاؤ۔وہاں پرسندھ اسمبلی میں مسلم لیگ فنکشنل کے ہندورکن نے کلمہ لاالہ الّااللہ کے تقاضے کے برعکس ایک پرائیویٹ بل پیش کیاکہ 18سال سے کم عمرغیرمسلم پراسلام قبول کرنے کی پابندی لگائی گئی اوربڑی عمرکے افرادکااسلام21دن تک سرکاری طورپرقبول نہ کرنابھی اس قانون کاحصہ ہے۔جس کو حکومتی جماعت نے کچھ ردوبدل کے بعداسمبلی سے

منظورکروالیا۔اوربل کوقانون کی شکل دے دی گئی۔ میڈیاپربیٹھنے والے مغربی مشنری کے آلہ کاروں نے اس پرخوب تبصرے کیے اورانھیں خوب داددی۔جب کہ اسلامی ذہن رکھنے والی تمام جماعتوں اورافراد نے بِلاچون وچرااسے خلاف اسلام قانون قراردیتے ہوئے اس کے ماننے سے قطعاانکارکیا۔اس بِل سے متعلق مرزاایوب بیگ ہفت روزہ ندائے اسلام کے اداریہ میں تحریرفرماتے ہیں:

> ہم پوری دیانت داری سے اس قانون کوامتناع اسلام قانون سمجھتے ہیں۔کیوں کہ جہاں 18سال سے کم عمرغیرمسلم پراسلام قبول کرنے کی پابندی لگائی گئی ہے۔وہاں بڑی عمرکے افرادکااسلام21دن تک سرکاری طورپرقبول نہ کرنابھی اس قانون کاحصہ ہے۔اس قانون کااس کے سواکیامطلب ہوسکتاہےکہ اس عرصہ میں اہل خاندان اورعزیزواقارب دباؤ ڈال کرمسلمان ہونے والے غیرمسلم کواسلام چھوڑنے پرمجبورکرسکیں۔گویااسے مرتدہونے پرمجبورکیاجائے۔ایسی قانون سازی کرنے والوں کااسلام سے تعلق واضح ہوہی گیالیکن ان کی منافقت بھی ظاہرہوتی ہے۔اس لیے کہ یہ وہ سیاسی لوگ ہیں جودن رات آئین آئین کی رٹ لگائےرکھتے ہیں۔ان کی اطلاع کےلیے عرض یہ ہے کہ یہ قانون آئین کے صریحاً خلاف ہےپاکستان کاآئین ایساقانون بنانے کی ہرگزہرگزاجازت نہیں دیتالٰہذایہ قانون غیرشرعی ہی نہیں غیرآئینی بھی ہے۔اس قانون میں یہ مضحکہ خیزاورعجیب وغریب بات بھی ہے کہ فرض کریں کہ کوئی غیرمسلم میاں بیوی مسلمان ہوتے ہیں۔توکیاان کے چھوٹے بچے 18سال کی عمرتک غیرمسلم ہی رہیں گے؟یعنی ماں باپ کامذہب ایک ہو گا۔اوربچوں کا مذہب دوسراہوگا۔یہ عوام سے کیسابھونڈامذاق ہے؟پھریہ کہ مذکورہ قانون صرف غیرمسلموں کے مسلمان ہونے پر لاگو ہوگا۔اگرکوئی مسلمان خدانخواستہ عیسائی یاقادیانی ہوجاتاہے۔توتب یہ قانون لاگوہوگایانھیں؟اس کی وضاحت موجود نہیں۔[8]

* یہی حال معاشی توحید کاہے کہ اسلام کانظریہ ہے کہ مال پرملکیت اللہ کی ہے اورانسان کے یہاں یہ امانت ہے جب کہ سرمایہ دارانہ نظام کاقاعدہ یہ کہ انسان نے جوکچھ حاصل کیاہے وہ اس کی ذاتی ملکیت ہے۔اس میں وہ خود مختارہے جس طرح وہ چاہتاہے اسے استعمال کرسکتاہے۔

یہ توچندنمونے تھے جنھیں ہم نے پیش کیے۔ورنہ ایسی بہت ساری صفات خداوندی ہے جس میں ذرائع ابلاغ کی وجہ سے لوگ راہ راست سے ہٹے ہوئے ہیں۔

مگراللہ تعالی کاشکرہے کہ آج کے دورمیں بھی مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت میڈیاکوبروئے کارلاتے

ہوئےلوگوں کوایمان کی دعوت سے روشناس کررہی ہے۔اورہزاروں لوگ ان مبلغین کے ہاتھوں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ مغربی اور مشرقی دنیا ملکر اس کوشش میں لگی ہوئی ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کے ان چینلزاورویب سائٹ کو بند کردیں۔جنھوں نے ہزاروں کیالاکھوں کی تعداد میں غیر مسلموں کومسلم بنادیا۔ ویسے تو بہت سارے مسلمان ذرائعِ ابلاغ کے ذریعے تعلیم دین کا کام سرانجام دے رہے ہیں مگران میں سے چندشخصیات سر فہرست ہیں جن کا یہاں مختصرسارودادبیان کیاجاتاہے۔

ڈاکٹرہارون یحیی :

دین اسلام اورتوحید سے متعلق انٹرنیٹ پر سب سے زیادہ کام جس اسکالر کا ہمیں ملتاہے وہ جناب ہارون یحیی صاحب ہے۔یہ ترکی کے مشہورسکالرہیں۔تبلیغ اسلام کے جرم میں جیل بھی جاچکے ہیں۔ جناب ہارون یحیی کی Official Web Sits درج ذیل ہیں:

WWW.harunyahaya.com
WWW.darwinism_watch

ڈاکٹرذاکرنائیک:

ڈاکٹرذاکرنائیک تقابل ادیان کےماہرہیں۔ ہزاروں نہیں بل کہ لاکھوں کی تعدادمیں لوگ آپ کی تبلیغ کی بناپردائرۂ اسلام میں داخل ہورہے ہیں۔

ڈاکٹرذاکرنائیک نے 1991ءمیں ممبئی میں Islamic Research Poundation (IRF)کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جس کابنیادی مقصداسلام کی دعوت اوراس کی تعلیمات کوعام کرنااوراسلام کے خلاف پھیلائے گئے خیالات ونظریات کی نفی کرناہے۔

IRFدعوت دین کے لیے ذرائعِ ابلاغ کو بھرپوراستعمال کررہی ہے-خواہ وہ انٹرنیٹ ہو،پرنٹ میڈیا، سیٹلائٹ،سیٹلائٹ ٹی وی ،کیبل ٹی وی،علاوی ازیں IRFکااپناٹی وی چینل Peace TV کےنام سے کام کررہاہے-IRF کی آفیشل ویب سائٹ یہ ہے:WWW.irf.net

شیخ یوسف ایسٹس:

شیخ یوسف ایسٹس معروف مسلم سکالرہیں جنھوں نے پچاس سال کی عمر میں اسلام قبول کیااسی وقت سے آپ اسلام کی تبلیغ کافریضہ سرانجام دےرہے ہیں-

آپ کی official Web Siteیہ ہیں:

www.islamtomorrow.com
www.islamtoday.com

مفتی محمدتقی عثمانی:

شیخ الاسلام مفتی محمدتقی عثمانی عالم اسلام کے نامورسکالراورمفکرین میں سےہے-آپ شر یعت کورٹ کے جج بھی رہے ہیں-آپ نے دینی تعلیم کے علاوہ قانون کی اعلی ڈگری بھی حاصل کی ہے-آپ دعوت دین اورتبلیغ اسلام میں پیش پیش ہے- آپ اس ویب سائٹ پراپناتبلیغی کام کررہے ہیں:

www.albalagh.net/taqi

درس قرآن ڈاٹ کام:www.darsequran.com

یہ ایک انتہائی مقبول اورمنفرد سائٹ ہے اس کے ذریعے قرآن وحدیث کی تعلیم اورتبلیغ کوعام کیا جارہا ہے-اس ویب سائٹ سے ہرروزہزاروں افراداستفادہ کرتے ہیں-

ڈاکٹراسراراحمد:

ڈاکٹراسراراحمدصاحب اپنی حیات میں اورآج کل آپ کی بنائی ہوئی تنظیم اسلامی انٹرنیٹ کوبھرپوراندازمیں تبلیغ دین کے لیے استعمال کررہی ہے-آپ کی آفیشیل ویب سائٹ یہ ہے: www.tanzeem.org

رسالت پرذرائعِ ابلاغ کے اثرات:

علم کے حصول کے ذرائع تین ہیں-حواس خمسہ ،تعقل اوروحی-پہلے دوکے بارے میں قرآن پاک کاارشادہے:

”قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ“ (9)

”کہہ دو وہی ہے جس نے تمھیں پیداکیااورتمھارے لیے کان،آنکھیں اوردل بنائے مگرتم لوگ شکرتھوڑاہی کرتے ہوں“-

اسی طرح سورہ النحل میں ہے:

”وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۝(10)

”اوراللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے اس حالت میں نکالاکہ تم کچھ نہیں جانتے تھیں اورتمھارے لیے کان،آنکھ اوردل بنایاتاکہ تم شکرکرو“-

اوروحی کے بارے میں سورہ نجم میں ارشادہے:

”وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ“ (11)

”اوریہ اپنے خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ توخالص وحی ہے جو اس کے پاس بھیجی جاتی ہے“-

قدیم فلاسفہ اورجدیدسائنس کامدارمحسوسات پرہونے کی وجہ سے وحی کے منکرہیں-حالانکہ انھیں یہ کہناچائیے کہ وحی حواس کی گرفت میں نہیں ہے لہذاہم اس کا اثبات نہیں کرسکتے جب کہ انھوں نے بات الٹی کرکے کہاکہ جس چیزکوہم محسوس نہیں کرتے اس کاوجود بالکل ہے ہی نہیں-اسی بات کومد نظررکھتے ہوئے مستشرقین جن کے ہاتھ میں ذرائعِ ابلاغ کالگام ہے نے وحی کاانکار کردیا-

وحی کے انکارسے پوری رسالت کی نظریاتی مخالفت شروع کرہوگئی،جس کوہم یوں بیان کرسکتے ہیں:

1-آزادانہ زندگی کاتصور:

آج کل کے آزاد خیال لوگوں نے بھی وحی کے انکارکے آڑ میں وہی کہاجواس سے پہلے کفارکہہ چکے تھے کہ ہم اپنےجیسےایک انسان کی اتباع کیسے کرسکتے ہیں وہ بھی ایک عام آدمی ہے ہم اس کے پیچھے پیچھے چلیں یہ ہم سے نہیں ہوسکتا جیساکہ ارشادخداوندی ہے:

”فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ“ (12)

”اورکہنے لگے کہ کیاہم اپنے ہی میں سے ایک تنہاآدمی کے پیچھے چل پڑے؟ایساکریں گے تویقیناہم بڑی گمراہی اوردیوانگی میں جاپڑیں گے“۔

2-فتنہ تخفیف حدیث اورانکار حدیث:

جب انھوں نے بنی کوایک عام آدمی قراردے دیاتوبعض حضرات جیسے سرسیدصاحب وغیرہ نے کہاکہ نبی ایک محترم شخصیت ہے، اخلاقاًاس بات کی ضرورت ہے کہ اس کی باتیں مانی جائیں اوراس پر عمل کیاجائے البتہ یہ بھی ضروری ہے کہ اسے عقل پرپیش کیاجائے۔اس طرح انھوں نے معجزات اوردیگربہت ساری احادیث کا انکارکیاجس سے فتنہ تخفیف حدیث رونماہوا۔

غامدی صاحب اوران کے پیروکارسرسیدکے اسی نظریہ کےپرچارکے لیےذرائعِ ابلاغ پربیٹھ کرصبح شام اسی بات کی دعوت میں مصروف عمل نظرآتے ہیں۔(13)

تخفیف حدیث اورانکارحدیث کافتنہ ہردورمیں رہاہےمگرجاویداحمدغامدی صاحب پراللہ رحم فرمائے انھوں نے اس فتنے کی رہنمائی ایک ایسے اندازمیں کیاہے کہ بظاہریوں لگتاہے کہ وہ حدیث کے ماننے والے ہیں جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔غامدی صاحب کاتمام ترسرگرمیاں ذرائع ابلاغ کی مرہون منت ہے اورآپ سے اُمت کاسربرآوردہ طبقہ ہی نہیں بل کہ عام لوگ بھی نالاں نظرآرہے ہیں۔روزنامہ نوائے وقت نے اپنے اداریہ میں آپ پرذیل کامضمون شائع کیاتھا:

”علامہ جاویداحمدغامدی کواپنی لسانی اورعلمی صلاحیتوں کومحض سستی شہرت حاصل کرنے کے لیےہرروزٹی وی مباحثوں میں نئی نئی اختراعات کرنےاورحاکموں کاقرب حاصل کرنے کے لیے اس دین اورعلم کی جڑیں نہیں کاٹنی چاہییں جس کی وجہ سے انھیں یہ عزت حاصل ہےعلامہ صاحب کویہ بات بھی یادرکھنی چاہیےکہ علماے حق حکومتوں کی حمایت میں کبھی اس قدرسرگرم اورپُرجوش نہیں ہوا کرتےخواتین کے جھرمٹ میں بیٹھ کرٹی وی چینلزکی چکاچوندروشنیوں میں اسلام کی یہ بخیہ گری کم ازکم علامہ جاوید غامدی کوزیب نہیں دیتی“۔ (14)

3-فتنہ توہین رسالت:

جہاں تک بات ہے توہین رسالت کی توآج کل یہ فتنہ بہت ہی زیادہ پھیل گیاہے۔ کائنات میں اللہ تعالی کی ذات بابرکات کے بعد انبیاء علیہم السلام کی شان اور ان کی ذات اوران کی ہستیاں وہ محترم ومکرم ہستیاں ہوتی ہیں جو اُمت دعوت کے سوا پوری کائنات کے لیے انتہائی بااعتماد قابل عظمت وشان والی ہوتی ہیں۔ اور اُمت اجابت کے لیے خصوصی طور پر آخرت میں ایک مکمل سہارے کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان عظیم الشان ہستیوں کی شان میں جس کسی نے بھی جس زمانے میں گستاخانہ حرکت کی وہ اوّلاً اللہ تعالی کے قہر وغضب سے نہیں بچ سکا اور ثانیاً اُمت نے بھی اسے سبق عبرت سکھانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اس بات پر پوری اُمت کا اتفاق ہے کہ ایسے موذ ی کو اس دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔جو کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کے ساتھ ساتھ آزادی رائے کے نام سےسوشل میڈیاپریادیگرموقع پر برگزیدہ ہستیو ں کی عزت وآبرو کے ساتھ کھیلتے ہیں۔

یہودونصاری نے ذرائع ابلاغ کوبروے کارلاتے ہوئےذات ِرسالت کواپناہدف بناکرناموس ِرسالت پرطرح طرح کے حملے کیے۔ کبھی توفلمیں اوراڈرامے بنائے اور کبھی تصاویرومورتیاں شائع کیں اوراگرکبھی کارٹون بنائے تواس میں دیکھایاگیاکہ یہ شخص تو (نعوذبااللہ) مجنون ہے اسے تو ہسٹریا کی بیماری ہے۔الغرض رسالت محمدی کومٹانے اوراسے بدنام کرنے کے لیے چلنے والے اس فتنے

نے تو فی الحال اتنا زورپکڑاکہ مملکت خدادادپاکستان میں بھی سوشل میڈیا پر بہت ہی آزادانہ ارتکاب ہونے لگاجس کی کچھ روداد ہم اگلے سطورمیں پیش کریں گے۔

توہین رسالت کا مفہوم:

توہین رسالت کے مطلب ومصداق کوبیان کرتے ہوئے مشہورومعروف دینی سکالر ڈاکڑمحموداحمد غازی
صاحب اپنی تالیف لطیف "قانونِ توہین رسالت" میں طویل بحث تحریرفرماتے ہیں جس کاخلا صہ حسب ذیل ہے:

> تعزیرات پاکستان میں ایک آئینی شق 295 -Cکو قانون توہین رسالت کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت پیغمبر اسلام کے خلاف تضحیک آمیز جملے استعمال کرنا، خواہ الفاظ میں، خواہ بول کر، خواہ تحریری، خواہ ظاہری شباہت/پیشکش،یا ان کے بارے میں غیر ایماندارنہ براہ راست یا بالواسطہ سٹیٹمنٹ دینا جس سے ان کے بارے میں بُرا، خود غرض یا سخت تاثر پیدا ہویا ان کے مقدس نام کے بارے میں شکوک و شبہات و تضحیک پیدا کرنا یہ اوراس جیسے تمام امورتوہین رسالت کے زمرے میں آتے ہیں۔(15)

پاکستانی قانون کے مطابق ان میں سے کسی امر کے مرتکب کی سزاعمر قید یا موت اور ساتھ میں جرمانہ بھی ہوگا۔

تحفظ ناموسِ رسالت کی ضرورت واہمیت:

تحفظ ناموس ِرسالت ہر مسلم کے ایمان کا حصہ ہے۔اس کے بغیر ایمان ناقص ونامکمل ہے۔اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمان نبوی ہے :

> "تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے مال ،جائیداد،اولاد، ماں ،باپ حتی کہ اس کی اپنی زندگی سے عزیزتر نہ ہوجاؤں۔"(16)

اسی طرح سورۃ الاحزاب میں ارشاد گرامی ہے:

> "النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم" (17) "ایمان والوں کے لیے نبی اپنی جانوں سے بھی قریب تر ہیں"۔

یہی وجہ ہے کہ تحفظ ناموسِ رسالت ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے۔مسلمان اپنے آقا ومولا کی عزت واحترام پر مرنا اپنا ایمانی فرض سمجھتے ہیں۔یہی تعلیمات قرآنی کی تاثیر اوراحکام ربانی کی تفسیرہے۔اسی طرح ناموس رسول پر کٹ مرنا اور جان دے دیناابدی کامرانی ہے ،اور یہی عین ایماں ہے۔سورہ احزاب میں ارشادہے:

> "اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا" (18)
>
> "بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذاء دیتے ہیں ، اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے۔اور انکے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

ناموسِ رسالت اورسوشل میڈیا:

اسلام مخالف قوتیں آپس کے اختلافات بھلاکرمسلمانوں کے خلاف پہلے سے زیادہ سرگرم ہورہی ہیں۔آنے والے اوقات میں اپنی فکری نظری شکست کایقین انہیں اچھی حرکات پربھی ابھارتاہے۔ جب کہ ابلیس ان کی کفریہ حس کومشتعل کرکے انہیں براہ راست حضوراکرمﷺکی توہین پربرانگیختہ کرتاہے۔ توہین رسالت کامسئلہ محض مغربی طاقتوں کاپیداکردہ ہے۔سلمان رشدی اورتسلیمہ نسرین جیسے انسان نماشیطان انہی طاقتوں کے اشاروں پرناچتے ہیں۔ان گستاخان ِزمانہ کے بعدکچھ مغربی نام نہاددانشوروں نے آزادیِ رائے کی آڑمیں توہین ِرسالت کے مرتکب ہوتے آ رہے ہیں۔ ان کاکیاکہنا؟یہ توغیر ہیں جن کاہر وقت کام ہی اسلام ،مسلمان اوررسالت مآب ﷺ کے خلاف زہراُگلناہے۔اب تو اپنے اسلامی ممالک میں سوشل میڈیاپرخاص لوگ توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جب کسی مسلمان ملک میں مسلمانوں کی ایمانی کیفیت کوچھیڑاجاتاہے اوراسے ٹھیس پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے تواس کاردعمل سلمان تاثیر کے قتل کی شکل میں ہوتاہے۔پھروہ مومن اپنے جذبات کوقابو نہیں کر

سکتااس وقت پھراُسے نہ قانون کاڈرہوتاہے اورنہ ہی اپنی شہادت کا،اس کے پیش نظرتو ذات نبویﷺ کاتقدس ہوتاہے۔

سلمان تاثیرکےاس واقعے کے بعدمغرب کے کچھ پرستار تعزیرات پاکستان میں آئینی شق 295 C- کو ختم کرنے کے درپے ہوئے۔مگر بسیارکوششوں کے باوجودہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔

پھردرمیان میں یہ گستاخیاں ہوتی رہی اور جن ٹی وی مالکان اوراینکرز کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کیپیٹل ٹاک سے لےکرمختلف پروگراموں سے ہوتاہواسوشل میڈیانے تو اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔مگر2016کے اواخر 2017کے شروع میں ان گستاخانہ موادمیں تیزی اورتعزیرات پاکستان میں آئینی شق 295 -Cکے حوالے سے مختلف ابحاث سامنے آئیں۔اس پرعوام برہم ہوئے اورملک گیراحتجاجوں کاسلسلہ شروع کیا۔ 18 مارچ 2017 روزنامہ ایکسپریس کے بیان کے مطابق:

> گستاخیوں کے خلاف تحریک حرمت رسول کایوم احتجاج۔پاکستان کانظریہ ،عدلیہ ،قانون حرمت رسول کے بغیرنامکمل ہے:رہنماؤں کاخطاب۔تحریک حرمت رسول ﷺپاکستان کے اپیل پرسوشل میڈیا پرشانِ رسالت میں گستاخیوں کے خلاف ملک گیریوم احتجاج منایاگیا۔مختلف شہروں میں مظاہرے کیے گئے۔(19)

عوام اتنے برہم ہوئے کہ ہمارے اسمبلیوں اورہائی کورٹ کوایکشن لیناپڑا۔اس حوالے سےمارچ 2017کےکچھ بیانات پیش خدمت ہیں:۔

عدالت عظمی کے عظیم اورغیرت ایمانی سے سرشارجج نے توہین رسالت کے متعلق ریماکس دیتے ہوئے فرمایا:

> قانون پرعمل نہ کرکے ہم خودممتازقادری پیداکرتے ہیں۔وزیرخارجہ چوہدری نثارآج طلب۔ گستاخانہ مواد عوام نے دیکھ لیاتوکیاحشرکردیں گے:عدالت کاانتباہ۔آقاکی ناموس کے لیے پوراسوشل میڈیابندکرناپڑاتودریغ نہیں کرونگا۔عہدہ قربان کرسکتاہوں۔جسٹس شوکت صدیقی دوران سماعت روپڑے۔
>
> حکام کس طرح روزمحشرشفاعت مانگیں گے؟گستاخ ماراجائے تو لوگ موم بتیاں لیکرکھڑے ہوجاتے ہیں۔آپریشن ردالشیطان شروع کررہاہوں۔فاضل جج۔(20)

ایک دوسرے اخباری بیان نے فاضل جج کی کورٹ میں عدالتی کاروائی کے دوران اس کی ایمانی کیفیت کوکچھ یوں تحریرکیاہے:

> اسلام آبادہائی کورٹ کے جج شوکت عزیزصدیقی نےشاتم رسول کاقتل جائز قراردےدیا۔گستاخانہ پیجز کے خلاف مقدمے کی سماعت کرتے ہوئےجسٹس شوکت عزیزصدیقی کاکہناتھاکہ
>
> ”جب سے میں نے گستاخانہ پیجزدیکھے ہیں سونہیں سکا۔میری جان،میرے والدین ،عہدے سب ناموسِ رسالت پرقرباں ہیں۔قانون پرعمل نہ کرنے کی وجہ سے ہی ممتاز قادری جنم لیتے ہیں۔گستاخ پیجزچلانے والے اوراس پرخاموشی اختیارکرنے والےبھی مجرم ہیں۔انھیں سزاملےگی۔“غیرت ایمانی سے سرشارمنصف ایک گھنٹے کے عدالتی کاروائی کے دوران کئی باررروپڑے۔انھوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ نبی کریم ﷺکی عزت وحرمت کے تحفظ کے لیے مسلکی اورفروعی اختلافات کومٹاکرایک ہوجائیں۔جسٹس شوکت عزیزصدیقی نے آج(بدھ کو)وفاقی وزیرداخلہ چوہدری نثارعلی خان کوعدالت میں طلب کرلیاہے۔(21)

فاضل جج کے مذکورہ ایکشن کے بعد وزیراعظم اورصوبائی وقومی اسمبلی نے بھی گستاخانہ مواد کے خلاف قراردادیں منظورکیں۔ اس قراردادسے متعلق ہفت روزہ ضرب مومن نے ذیل کابیان شائع کیا:

> ”قومی وپنجاب اسمبلیوں میں گستاخانہ مواد کے خلاف قراردادیں منظور۔توہین کے سدباب ،ذمہ داروں کے خلاف تحقیقات کے لیے خصوصی کمیٹی کے قیام کی بھی منظوری(نیوزایجنسیاں/مانیٹرنگ ڈیسک)قومی اسمبلی اورپنجاب اسمبلی میں سوشل میڈیاپرگستاخانہ موادکے خلاف مذمتی قراردادیں متفقہ طورپرمنظورکرلی گئیں۔“(22)

مگران تمام کاروائیوں کے باوجودجب مشال قتل کیس کامعاملہ آیاتواس کیس کی آڑ میں توہین رسالت قانون میں ترمیم کی تیاریاں شروع ہوگئی۔روزنامہ اُمت کے مطابق:

> مشال کی آڑ میں توہین رسالت قانون میں ترمیم کی تیاری۔قومی اسمبلی میں حکومت اوراپوزیشن کی قرارداد متفقہ منظور۔قوانین میں سیف گارڈمتعارف کرانے کااعلان۔اسلام آباد مشال کے واقعے کے آڑمیں بعض قوتیں قانونِ رسالت میں ترمیم کے لیے سرگرم ہوگئی ہیں۔مغرب کے پروردہ قوتوں کی طویل عرصے سے جاری کوششوں

اورمیڈیامیں گستاخوں سے ہمدردی رکھنے والے بعض عناصر کاپرپیگنڈابھی پاکستان میں رنگ لانےلگاہے۔(23)

جس پرملک بھرمیں ایک بار پھرسے احتجاج شروع ہوا۔اورعلماء کرام نے اسے کفریہ ایجنڈاقراردیتے ہوئے کہاکہ مغربی استعمارکے ایجنڈوں کی خواہش ماضی کی طرح ناکام بنادیں گے۔

یہ وہ معمہ تھاجس کاآج تک کوئی حل نہیں نکل سکااوریہ تمام ترڈراما سوشل میڈیاکے ذریعے رچایاگیامیں سوفی صد یقین سے کہتاہوں اگرمیڈیانہ ہوتواس قسم کی بے ہودہ حرکات قطعاصادرنہیں ہوسکتی تھیں۔مگراس میں سوفی صدقصوران افراد اوراداروں کاہے جنھوں نے قانونی کاروائی میں غفلت کامظاہرہ کرتے ہوئے بلاگزرجیسے گستاخانِ رسالت کوملک سے باہرجانے دیا۔ اللہ تعالی ہمارے اس قصوراورخطاسے درگزرفرماکرہمیں بخش دے۔(امین)

ذرائعِ ابلاغ کاعقیدہ آخرت پر اثرات:

اسلامی تصور آخرت:

توحیدا ور رسالت کے بعد اسلام کا تیسرا بنیادی اور اہم عقیدہ آخرت ہے۔ آخرت کے بارے میں تمام رسولوں اور انبیاءعلیہم السلام کی تعلیمات ہمیشہ سے ایک رہی ہیں۔اس عقیدے کاابن العزحنفی نے تفصیلاکیاہے جس کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے اور یہاں اللہ نے ہمیں آزمائش کے لیے بھیجا ہے کہ کون ایمان لا کر اچھے اعمال کرتا ہے؟ جس طرح اللہ نے ہمیں یہاں پیدا فرمایا اسی طرح وہ ہمیں ہماری موت کے بعد قیامت کے دن دوبارہ زندگی عطا فرمائے گا اور ہمیں اللہ کے سامنے اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا ہو گی۔ (24)

جس نےانبیاء علیہم السلام کی تعلیمات پر ایمان لایااور ان کی اطاعت کی اوراعمال صالحہ کیے وہ وہاں کامیاب ہو گا اور جس نے نافرمانی کی وہ ناکام ہوگا، جو کامیاب ہوا اسے نعمتوں بھری ابدی جنت ملے گی اور جو ناکام ٹھہرا وہ جہنم میں جائے گا اور دردناک سزا بھگتے گا۔

اصل زندگی آخرت ہی کا ہے اور دنیا اس سفر میں ایک امتحانی گزرگاہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔اور موت خاتمے کا نہیں بل کہ ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں منتقل ہونے کا نام ہے۔

قرآن کریم میں آخرت پرعقلی دلائل کاتذکرہ :

قرآن حکیم میں وقوعِ آخرت کے ایسے زوردارعقلی دلائل دیے گئے ہیں کہ سلامت ہوش وگوش رکھنے والا فرد انکار کی جراءت نہیں کر سکتاہاں !یہ اور بات ہےکہ ہدایت تو اللہ جسے چاہتاہےدے دیتا ہے۔

یہاں ہم قرآن حکیم کے بیان کردہ وقوع آخرت کے عقلی دلائل کا تھوڑاساتذکرہ کریں گے۔سورہ اعراف میں وقوع قیامت کے بارے میں ارشادہے:

"كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ"(25) "جس طرح اُس نے تمھیں اب پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر پیدا کیے جاؤ گے۔"

سورہ مریم میں ارشادخداوندی ہے:

"وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَئِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا (66) أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا (67) "(26)

"انسان کہتا ہے کیا واقعی جب میں مر چکوں گا تو پھر زندہ کر کے نکال لایا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یاد نہیں آتا کہ ہم پہلے اس کو پیدا کر چکے ہیں جب کہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟"

مادہ پرستوں کانظریہ آخرت:

آج کل کے مادہ پرست حضرات کے نزدیک زندگی جوکچھ بھی ہے یہی دنیاکی زندگی ہے۔اورموت کے معنی بالکل فنااورمعدوم ہوجانے کے ہیں۔جس کے بعدحیات ،شعوراحساس اورنتائج کچھ بھی نہیں۔

" إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ (34) إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ " (27)

"اوریہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں صرف پہلی مرتبہ مرنااورپھرہمیں اُٹھنانھیں ہے"۔

"وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ" (28)

"اوروہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی توبس صرف اس دنیاکی ہےکہ یہی مرتے اورجیتے ہیں۔اورہمیں توزمانہ ماردیتاہے۔"

ان لوگوں کے نزدیک یہ کارخانہ عالم جس طرح چل رہاہے یونہی چلتارہے گا۔اس نظام میں ایسی پائیداری ہے کہ یہ کبھی درہم برہم ہونے والانہیں ہے۔لیکن جولوگ ایساکہتے ہیں وہ اس بناپرنہیں کہتے کہ فی الواقع موت کے بعد کچھ نہیں اورفی الحقیقت یہ کارخانہ عالم لازوال ہے بل کہ درحقیقت انھوں نے اپنے حواس پر اعتماد کیا ہے ......کیاہمارااحساس ہی دراصل اشیاء کاوجوداورہمارا عدم احساس اشیاء کاعدم وجودہے؟(29)

آج کل کے میڈیاکابھی یہی فکروعمل ہے اوروہ اسی کوپروان چڑھانے میں لگاہواہے۔مادہ پرستی کاایسا دوردورا ہے کہ ہرفردوجماعت اللہ ،قیامت وآخرت سے کوسوں دورہوکراس مادی زندگی کوسنوارنے میں مگن ہے۔

جب میڈیا کے ذمہ داروں میں اس زندگی کے بعد کی زندگی کا یقین تازہ اور عقیدہ مستحکم ہو جائے تو وہ اپنی ذمہ داریوں کے لحاظ سے حساس ہوں گے، برائیوں سے مجتنب ہوں گے اور اچھائیوں کے فروغ کی کوشش کے ذریعے خدمت انسانیت کاحق ادا کریں گے، کیوں کہ خدائے بزرگ و برتر کے سامنے جواب دہی کا احساس کسی کو بھی اعمالِ صالحہ کی انجام دہی میں متحرک و فعال بنائے رکھتا ہے۔ اگر وسائلِ ترسیل اور ذرائعِ ابلاغ کے ذمہ داران اس جہت سے اپنے آپ کو تیار کر لیں اور اس دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی ابدیَ اور لازوال مسرتوں کے طلب گار بن کر لائحہ عمل طے کریں تو یقینی طور پرخوش گوار تبدیلیاں وقوع پذیر ہوں گی۔

جب زندگی کادارومداراوراس کاماوی وملجامادی مادیت ہی ٹھری توضروری ہے کہ اس کے درج ذیل اثرات ونتائج حیات انسانی پرمرتب ہوں:

* لوگ ہرقید وبندسے آزاد زندگی بسرکرکے حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتے ہیں۔اسی پرہماراامیڈیاعمل پیراہے۔کیوں کہ وہ ہرفعل وعمل میں بالکل آزادہے۔جس سے ناظرین کے اعمال پروان چڑھتے ہیں۔
* میڈیاپررومانٹک (عشق ومحبت)کے فلم وڈرامے پیش کیے جاتے ہیں اوراُخروی انجام کے حوالے سےکچھ پیش نہیں کیاجاتاکہ اس کاانجام اُخروی کیاہوگا۔ اس لیے جب کوئی نوجوان اس فلم کودیکھتاہے تواسے اپناآئیڈیل سمجھ کراسی جیساعمل کرتاہوانظرآتاہے۔ان منچلوں کافلمی نعرہ ہے"جب عشق کیا توڈرناکیا"کبھی عشق کے چکروں میں زہرپی جاتےہے جب کہ کبھی خود کشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کیوں کہ اس نے فکرآخرت سے خالی فلم میں ایساہی دیکھاتھا۔اگروہ بندوں سے نہیں ڈرتے توٹھیک ہے نہ ڈرے کم سے کم اس خالق کائنات سے توڈرے جنھوں نے اسے پیداکیااوراس کے پاس واپس لوٹناہے۔سُواگرمیڈیاکادارومدارفکر آخرت پرمبنی ہوتاتواسلامی تہذیب پرخودکشی اورزہرپینے کے اثرات (جوکہ مایوسی کاپیش خیمہ ہے)ظاہر نہ ہوتے۔
* سوشل میڈیاپرایساجنسی حیاسوزمواد موجودہے کہ آخرت کاادنی سادھیان رکھنے والاشخص اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔جب کہ شہروں کے اندربنے ہوئے نیٹ کیفوں میں حیاسوزجنسی فلم بلاچون وچرا ہرچھوٹے بڑے کے موبائل میں بھردیاجاتا ہے۔
* جب کئی تخریب کاری ،چوری ،دھماکہ وغیرہ ہوجاتاہے تومیڈیااس کے روک تھام کے لیے اس کی قانونی اوردنیاوی سزاپیش کرکے لوگوں کوباز رکھنے کی کوشش کرتاہے،جب کہ انسانوں کامزاج ایساہے کہ وہ دنیاوی سزاکی وجہ سے جرم نہیں چھوڑتے جب کہ آخرت کے ڈرسے بہت کچھ چھوڑجاتے ہیں اگرمیڈیا دنیاوی اورقانونی سزااورفوجی وپولیس آپریشن کے ساتھ ساتھ لوگوں

کوعقیدہ آخرت کی ترغیب وترہیب بھی دیتی تویقیناًہمارے تہذیب پر اس کے دُوررَس اورمثبت اثرات مرتب ہوتے۔

ذرائع ابلاغ کااخلاقیات پر اثرات :

اَخلاقیات فتنہ وفساد،خودغرضی ولالچ اوربغض وحسدکوختم کرکے محبت واخوت کے جذبات کوپروان چڑھاتے ہیں اورعفوودرگزرہمدردی وغمگساری،اورخیرخواہی ایثار کے جذبات واوصاف کومعاشرے میں جاگزیں کرتے ہیں۔ ذرائعِ ابلاغ اسلامی معاشرے میں تبلیغ دین کاایک اہم شعبہ ہے اگراِسے اخلاق کی تعلیم کی تاکیدکاذریعہ بنایاجائےتواسلامی تہذیب وتمدن اخلاقیات کاآماجگاہ بن جائیگایہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق۔" (30) ”میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں“۔

حضور ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے بارے میں قرآن مجید کی شہادت یہ ہے کہ :

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ(31) ”بے شک آپ اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں“۔

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

”اَلْبِرُّحُسْنُ الْخُلْقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَکَرِھت اَنْ یطلع علیہ النَّاسُ ” (32)

”نیکی اخلاق و کردار کی اچھائی کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں“۔

اخلاقیات کی پاسداری کرنا،بے حیائی کو روکھنا اورحیاوپاک دامنی کی تلقین کرناارباب مملکت کی ذمہ داری ہے۔ذرائعِ ابلاغ کوبروئے کارلاتے ہوئے ایک مثالی اورمہذب معاشرے کاوجودرکھاجاسکتاہے۔اس حوالے سے ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کوکچھ قوانین اورضوابط کاپابندبنایاجائے۔ذرائعِ ابلاغ کو آزادچھوڑدینے یا اس کو قانون وضابطے اوراخلاقیات کا پابند بنانے کے حوالے سےماضی میں بہت سے نظریات وتصورات رائج تھے۔ انہی میں سے ایک مقتدرانہ نظریہ ابلاغ ہے،اس کے بانیوں میں مشہور فلسفی افلاطون کا نام سرِ فہرست آتا ہے۔ذرائع ابلاغ کو پابنداخلاقیات بنانا اور حکومت و ریاست کو مکمل با اختیار بنانے کے حوالے سے افلاطون کا یہ قول بڑا مشہور ہے کہ:

“اگر ریاست میں اختیارات کو بہت سے افراد میں تقسیم کردیا جائے توریاست کا زوال شروع ہوجاتا ہے،اس لیے حاکم کو چاہیے کہ ریاست کے انتظام میں عوام کے عمل دخل کو محدود کردے۔”(33)

مگرعموما ایسے امور میں کوتاہی برتی جاتی ہے۔اورجب معاملہ ہاتھ سے نکل جاتاہے تب ہاتھ ملتے ہیں اورکوشش شروع ہوجاتی ہے۔جوکہ غیرکارگرہوتی ہے۔یہی حال آج کل ہمارے ذرائعِ ابلاغ کاہے۔جوکہ بے حدبے لگام ہوچکا ہے۔خاص کر سوشل میڈیانے تو اپنی تمام ترحدود توڑڈالی ہیں۔نبی کریم ﷺ کی گستاخی سے لیکرشرفاء کی بے عزتی ہویافحاشی وعریانی کاگرم کیاہوابازار،جھوٹی احادیث کی اشاعت ،افترابازی وغیرہ کون سے اخلاقیات ہیں جوسوشل میڈیانے اس کے پرخچے نہ اُڑائے ہو۔یہی وجہ ہے کہ ہمارےوفاقی وزیر داخلہ چودھری نثار نے مئی2017ءکوپنجاب ہاؤس اسلام آباد میں سوشل میڈیا کے اخلاقی حدود کی پاسداری نہ کرنے پربہت برہم ہوئے۔جنگ اخبار کے اداریہ کااقتباس کچھ یوں ہے:

”سابق وفاقی وزیرداخلہ چودھری نثار نے درست طورپرنشاندہی کی ہے کہ کوئی بھی جمہوری ملک سوشل میڈیا کو مادرپدرآزادی نہیں دے سکتا۔حکومت اظہار رائےکی آزادی کااحترام کرتی ہے۔مگرقانون اورآئین کے مطابق سوشل میڈیا کے حوالے سے کچھ حدود کاتعین ضروری ہے۔منگل کوپنجاب ہاؤس اسلام آباد سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری نثار نے جہاں سوشل میڈیاکی اصولوں اورضابطوں کی ضرورت اجاگرکی وہاں یہ بھی واضح کیاکہ اس حوالے سے سرخ لکیریں کھینچی جائے گی۔اس کاکہناتھاکہ جب سے باضابطہ قانون سازی کے ذریعے سوشل میڈیاایف آئی اے سائبرکرائم سیکشن کے اختیارمیں آیاہے۔اسی وقت سے اس کاجائزہ لیاجارہاہے۔پریس کانفرنس میں سوشل میڈیاکے نئے ضابطہ اخلاق کی تدوین کے حوالے سے بھی کچھ باتیں کہی

گئیں۔مگرظاہرہے کہ متعلقہ شعبوں کی تنظیموں کی مشاورت سے اس طرح کی دستاویزکی تیاری میں ابھی کچھ وقت لگےگا۔"(34)

بامقصد تفریح کی آزادی:

اسلام با مقصد تفریح کی حوصلہ افزائی کرتاہے۔اور حیا سوز اور انسانی معاشرے کی اخلاقیات پر بُرا اثر مرتب کرنے والے تفریحی پروگرام کی اجازت نہیں دیتا، جیسا کہ آج کل کے تجارتی چینل کا یہ ذہن بن گیا ہے کہ وہ تفریح کے نام پر ہر قسم کے ما ورائے اخلاق پروگرام پیش کرتے رہتے ہیں اور اس کو تفریح اور ذہنی تسکین کا ذریعہ قرار دیتے ہے۔لافٹر ، ڈانس ،بگ باس،ممیاں بناکرمعززحضرات کی تمسخراُڑانے والے شوز اور مختلف ریئلٹی شوز پر جس قسم کے بے سروپا پروگرام کے ذریعے ذہنی آسودگی کا دعوی کیاجاتا ہے۔

سورہ الحجرات میں اللہ تعالی کاارشاد گرامی ہے:

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ "(35)

" مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام (رکھو) ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے "۔

ابو ہریرہ□ روایت نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صﷺ نےارشاد فرمایا:

"آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔"(36)

ایسےپروگرام ہمارے معاشرے اور بچوں پر منفی اثرات مرتب کررہے ہیں۔اور معصوم ذہنوں کو پراگندہ کر رہے ہیں۔ہاں!ذہنی آسودگی کے لیے اسلام نے تفریحی پروگرام اور مزاحیہ لٹریچر بھی شائع کرنے کی اجازت دی ہے۔ خود آپ صﷺ نے صحابہ کرام□ سے مزاح فرمایا ہے۔ جو مزاح نگاری اور فکاہیہ چینلز کے لیے اسوۂ حسنہ کا درجہ رکھتے ہیں،لیکن یہاں بھی وہی شرط ہے کہ یہ تفریح کسی کی دل آزاری کا سبب نہ بنے۔ جیساکہ آج کل کے ریئلٹی شوز کا یہ وطیرہ بن گیا ہے کہ وہ تفریح کے نام پر ہمارے ذہنوں میں برائی اور بد اخلاقی کا زہر گھول رہے ہیں۔ بہت سارے چینل انٹر ٹینر تفریح کے نام پر دوسروں کی پگڑی اچھالنے کا جرم کرتے ہیں اور اس کو تفریح کے نام پر جواز کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ اسلام میں ایسی تفریحی پروگرام کی اجازت ہےجو طنز و تضحیک اور توہین پر منتج نہ ہو۔

احکام واعمال پرذرائع ابلاغ کے اثرات ونتائج:

میڈیامیں اسلامی احکام ،اعمال اورمسائل پربہت ہی زیادہ مثبت کام ہواہے۔یہ خدمت خوش آئند بھی ہے اورقابل تقلیدبھی۔ جیسے :مولانایوسف لدھیانوی □ کے فتاوی جات جوجنگ اخبارمیں حضرت کے قلم سے تاحیات "آپ کے مسائل اوران کاحل "کے عنوان سے شائع ہوتے رہے۔اب اس کامسودہ کتابی شکل میں "آپ کے مسائل اوران کاحل "کے عنوان سے مکتبہ لدھیانوی نے خوبصورت ٹائیٹل میں شائع کیاہے۔یہی سلسلہ تاحال جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے جاری ہے۔فی الحال فتاوی کایہ سلسلہ حضرت مولاناعبدالرزاق اسکندرصاحب کے زیرتحریرجاری وساری ہے۔

اسی طرح مفتی منیب الرحمان صاحب کاجنگ اخبارمیں شائع ہونے والے فتاوی جات۔مولانامفتی نعیم مہتمم جامعہ عالمیہ بنوریہ کے مختلف مضامین،مولاناولی خان المظفرکے اخبار جہاں میں منفردتحریریں۔جامعہ اشرفیہ اورجامعہ دارالعلوم وغیرہ کاOnlineاسلامی احکام ومسائل کے متنوع خدمات وہ کارنامے ہیں جوخوش کن اثرات کے حامل ہیں۔مگرڈیجیٹل اورتیزرفتار میڈیاکے اس دور میں مغربی استعماراورموڈریٹ،جدت پسنداسکالرمغربی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے جوکاوشیں کررہے ہیں وہ اس سے کئی زیادہ ہیں۔میرے اس گفتگوکوسمجھنےسے پہلے ضروری ہے کہ امریکی تھنک ٹھنک Rand) (Corporationکامسلمانوں کے حوالے سے پیش کردہ رپورٹ پرایک نظرڈالتے ہیں:

Randکارپوریشن نے2003میں منظرعام پرآنے والی ایک تفصیلی رپورٹ بعنون: Civil Democratic Islam:Partners,resources and Strategiesمیں اُمت مسلمہ کو4حصوں میں تقسیم کیا یعنی:بنیادپرست،روایت پسند،جدت پسنداورسیکولرسٹ.کارپوریشن نے اپنے لائحہ عمل میں بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیاکہ جدت پسندحضرات کو سب سے زیادہ سپورٹ دی جائے۔ان کاعلمی کام ارزان نرخوں میں تقسیم کیا جائے۔ جدت پسندوں کونوجوانوں اورعام افرادکے لیے لکھنے پرراغب کیاجائے۔ان کے نظریات کونصاب تعلیم میں شامل کیاجائے۔ان کواپنے نظریات کے اظہار کے لیے پبلک پلیٹ فارم (میڈیا)مہیاکیاجائے۔ان کے ذریعے اسلام پرستوں اوربنیادپرستوں کی اسلامی تشریحات کوچیلنج کیاجائے۔اوران میں ضروری ترامیم کروائی جائےنوجوانوں کے سامنے لبرل کلچرکومتبادل کلچرکے طورپرپیش کیاجائے۔(37)

اسلامی شعائر واحکام کامضحکہ اُڑانے اوراسلامی اقدارکے خاتمے کی کوشش توصدیوں سے جاری ہیں۔طے شدہ اموروکوازسرنومتنازع بنانے کے لیے بھی بڑاسرماراجارہاہے۔مگرعہدجدیدان کوششوں میں نئی تیزی اورجدت بھی لایاہے۔اوربے پناہ وسائل بھی۔ ذرائع ابلاغ کی مسلسل ترقی،ہمہ گیری اوررسائی نے ان کوششوں کودوآتشہ بھی کردیاہے اوراس کے وارکوزیادہ کارگراورمؤثر بنادیاہے۔گویامیڈیاکے ذریعہ مسلم سوسائٹی ،مسلم ذہن،مسلم نفسیا ت،مسلم شخصیات کومتنازع بنانے کوشش کی جارہی ہے۔المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہی درمیان کچھ کلمہ گواس ابلیسی لشکرکشی کاہراول دستہ بنے ہوئے ہیں۔اس کی ایک مثال فلم "خداکے لیے"ہے۔اس فلم پرکی گئی تحقیقی تجزیہ میں کاشف حفیظ صدیقی رقمطراز ہے:

ڈیڑھ دوگھنٹے کی اس فلم میں کون سااختلافی موضوع نہیں ہے جیسےCoverنہ کیاگیاہو۔ موسیقی،لباس، ڈاڑھی،مذہبی عسکریت پسندی،مرتدکی سزا،عورتوں کے حقوق،NGOsکاکردار،مسلم لڑکے سے غیرمسلم لڑکی کی شادی،مسلم لڑکی کی غیرمسلم مردسے شادی،مسلمانوں کی اوباش زندگی،طالبان، اور ان سب سے بڑھ کرعلما کرام کوبطورغلط رہنمااورگمراہ کر دینے کی صلاحیت کے حامل فردکے طورپر پیش کیاگیاہے۔38

حوالہ جات:

1. محمدادریس کاندھلوی ،مولانا،اصول اسلام،دعوہ اکیڈمی،اسلام آباد:ص:10
2. محمدبن علاء الدین ابن العز،شرح عقیدۃ الطحاویۃ لابن العز.میرمحمدکتب خانہ.کراچی:س ن.ص:78
3. سعد الدين التفتازانی، مسعود بن عمر،شرح المقاصد في علم الكلام،دار المعارف النعمانية،کراچی:2011 ،ج:3ص:16
4. سورہ ابراہیم24:14
5. مولانامحمدقاسم نانوتوی،تقریردلپزیر،ادارہ تالیفات اشرفیہ،ملتان:1998ص:47
6. پروفیسرڈاکٹرخورشیداحمد،اسلامی نظریہ حیات.جامعہ کراچی۔کراچی،2012.ص:189
7. سورہ یوسف40:12
8. مرزاایوب بیگ، خلاف اسلام قوانین، ہفت روزہ ندائے خلافت:4، لاہور،13دسمبر2016ء.ص:4
9. **سورہ الملک:23:67**
10. سورہ النحل :78:16
11. سورہ النجم:53:3-4
12. سورہ القمر:24:53
13. مولانافضل محمد یوسف زئی،جاویداحمدکامنشور،مکتبہ ایمان ویقین،کراچی:2015،ص:187
14. اداریہ،روزنامہ وقت،لاہور:5جون 2006.ص:2
15. ڈاکٹرمحموداحمد غازی،قانون توہین رسالت،شریعہ اکیڈمی،اسلام آباد،2014ص:17
16. احمد بن حسین بن علی البیہقی ،شعب الایمان.بیروت.کتب العلمیہ.2005.ج:2ص:105
17. سورہ الاحزاب33:6
18. سورۃ الاحزاب 57:33
19. روزنامہ ایکسپریس:1،کوئٹہ،1/مارچ 2017ص:1
20. روزنامہ اُمت:1،کراچی،بدھ 8مارچ2017.ص:1
21. روزنامہ اُمت:3،کراچی،بدھ 8مارچ2017.ص:3
22. ہفت روزہ ضرب مومن:1،کراچی،شمارہ :16-24تا30مارچ 2017.ص:1
23. روزنامہ اُمت :1،کراچی،بدھ 9اپریل2017.ص:1
24. محمدبن علاء الدین ابن العز ،شرح عقیدۃ الطحاویۃ لابن العز.میرمحمدکتب خانہ.کراچی:س ن.ص:404

25. سورہ الاعراف29:7
26. سورہ مریم19:66-67
27. سورہ الدخان35:44
28. **سورہ جاثیہ21:45**
29. پروفیسر ڈاکٹرخورشیداحمد،اسلامی نظریہ حیات،جامعہ کراچی۔کراچی،2012۔ص:283
30. احمد بن حسین البیہقی، السنن الکبری. دار الکتب العلمیة .بیروت:1424.ج: 10 ص: 323
31. سورہ القلم:4:68
32. حجاج بن مسلم قشیری،الصحیح لمسلم . کتاب البر والآداب والصلة.باب تفسیر البر والإثم .ح:2553.قدیمی کتب خانہ.کراچی:س ن.ج:2ص:151
33. افتخار کھوکھر،تاریخ صحافت:188،علمی بک سٹال،لاہور،2005ص:188
34. اداریہ،سوشل میڈیاکوقانون کاتابع بنائیں،روزنامہ جنگ:8،کوئٹہ،جمعرات25/مئی 2017ء.ص:8
35. سورہ الحجرات49:11
36. مسلم بن الحجاج ابولحسن النیسابوری،القشیری،الصحیح لسلم، کتاب البر والصلة،باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ احتقارہ201:7حدیث نمبر: 2564،کراچی:مکتبہ الشیخ،2011.ج:7ص:201
37. کاشف حفیظ صدیقی،فلم خداکے لیے کاتحقیقی جائزہ:12،اسلامک ریسرچ اکیڈمی،کراچی،اسلامک ریسرچ اکیڈمی،2008.:12
38. نفس مصدر

کتابیات

1. القرآن الکریم.
2. محمدبن علاء الدین ابن العز،شرح عقیدة الطحاویة لابن العز.میرمحمدکتب خانہ.کراچی:س ن.
3. مفتی احمد ممتاز ،(سن اشاعت ندارد).ڈیجیٹل تصویر اورٹی وی چینل کے ذریعے تبلیغ.کراچی:شعبہ تعمیرمعاشرہ جامعہ خلفائے راشدین.
4. محمد بن اسمٰعیل البخاری،(1999).الجامع الصحیح.کراچی:قدیمی کتب خانہ.
5. احمد بن حسین البیہقی، السنن الکبری. دار الکتب العلمیة .بیروت:1424.
6. ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذی،(سن اشاعت ندارد).279.سنن ترمذی.کراچی:قدیمی کتب خانہ.
7. امام مسلم.مسلم بن الحجاج،(سن اشاعت ندارد).الجامع الصحیح.کراچی :قدیمی کتب خانہ.
8. سعد الدین التفتازانی . مسعود بن عمر،شرح المقاصد في علم الکلام.دار المعارف النعمانیة.کراچی:2011
9. پروفیسر ڈاکٹرخورشیداحمد،اسلامی نظریہ حیات:283،جامعہ کراچی۔کراچی،2012
10. مفتی رشید احمد ،(سن اشاعت ندارد.اللہ کے باغی مسلمان.کراچی:کتاب گھر.
11. سیف اللہ سیف، (2002).سیٹلائٹ ٹی وی.لاہور:کوہستان انٹرپرائزیز.
12. محمودعلی شرقاوی،(سن اشاعت ندارد).عالمی تہذیب وثقافت پراسلام کے آثرات.لاہور:مکتبہ قاسم العلوم.
13. ڈاکٹر شہزاداقبال،(سن اشاعت ندارد).دساتیرپاکستان کی اسلامی دفعات.اسلام آباد:شریعہ اکیڈمی.
14. کا شف حفیظ صدیقی،(جنوری/2008).فلم خداکے لیے تحقیقی تجزیہ.کراچی:اسلامک ریسرچ اکیڈمی.
15. عاصم عم،(مئی/2009).برموداتکون اوردجال.کراچی :الھجرہ پبلیکیشن.
16. ڈاکٹر عثمان عبدالکریم ،(2012).اسلامی ثقافت کے سنگ میل.لاہور:ادارہ ثقافت اسلامیہ.
17. ابولحسن علی ندوی، (سن اشاعت ندارد).امریکہ میں صاف صاف باتیں.کراچی:مجلس نشریات اسلام.
18. ابولحسن علی ندوی، (سن اشاعت ندارد).مسلم ممالک میں اسلام اورمغربیت کی کشمکش.کراچی:مجلس نشریات اسلام.
19. ابولحسن علی ندوی، (سن اشاعت ندارد).انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کااثر.کراچی:مجلس نشریات اسلام.
20. ابولحسن علی ندوی، (سن اشاعت ندارد).مذہب وتمدن.کراچی:مجلس نشریات اسلام،سن اشاعت ندارد.
21. ابولحسن علی ندوی،(2005). اسلامی تہذیب وثقافت.اسلام آباد:دعوہ اکیڈمی.
22. انور غازی،(سن اشاعت ندارد).خاندانی نظام ایسے بچائیں.کراچی :الحجاز.
23. ڈاکٹر فاروق عبدالغنی (2009).یہ ہے مغربی تہذیب.لاہور:بیت الحکمت.
24. فرخ شہزاد،سوشل میڈیاکے نوجوانوں پرمنفی آثرات.روزنامہ جنگ.کوئٹہ:منگل 6/جون2017.

25. فضہ حسن،(2008).بچوں کی تعلیم وتربیت.کراچی:سٹی بک پوائنٹ.
26. قاسم منصور.(سن اشاعت ندارد).جدید ذرائع ابلاغ کی شرعی حیثیت اوران میں دعوت وتبلیغ کے مواقع.کراچی:کلیہ معارف اسلامیہ.
27. قاری محمدطیب قاسمی،(2011).اسلامی تہذیب وتمدن.مردان:مکتبہ الاحرار.
28. محمد بن سلامة قضاعی ،مسند الشهاب.مؤسسة الرسالة.بيروت. 1407/ 1986.
29. ڈاکٹر محمدامین،(2014).اسلام اورتزکیہ نفس.اسلام آباد:دعوہ اکیڈمی.
30. محمدانور،(2006).نوجوان تباہی کے دھانے پر.کرچی:ادارہ اشاعت اسلام.
31. ڈاکٹرمحمدامین،(2006).اسلام اورتہذیب مغرب کی کشمکش.لاہور:بیت الحکمت.
32. محمدبلال.شیخ.مفتی،موبائل فون کااستعمال.کراچی.مکتبہ عمرفاروق.2011.
33. محمدزابر.سعید،(سن اشاعت ندارد).خبر اورخبریت.لاہور:مکتبہ دانیال.
34. محمدزابر.سعید،(2012).تعلقات عامہ اور ابلاغ.لاہور:مکتبہ دانیال.
35. محمدزابر.سعید،(سن اشاعت ندارد).ابلاغ عامہ اور بدلتی دنیا.لاہور:مکتبہ دانیال.
36. محمدزابر.سعید،(سن اشاعت ندارد).ادارت اوراس کے جدید رجحانات.لاہور:مکتبہ دانیال.
37. مفتی محمدشفیع عثمانی،(اکتوبر/1999).آلات جدیدہ کے شرعی احکام.کراچی:ادارۃ المعارف.
38. مفتی محمدشفیع عثمانی،تصویرکی شرعی حیثیت.کراچی.ادارہ المعارف.
39. مفتی محمدشفیع عثمانی،(1983).معارف القرآن.کراچی:ادارۃ المعارف.
40. مفتی محمدشفیع عثمانی،(فروری/1999).اسلام اور موسیقی.کراچی:ادارۃ المعارف.
41. ڈاکٹرمحمد شمس الدین،(1990).ابلاغ عام کے نظریات.اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان.
42. محمدقطب.(فروری/2013). اسلام اورجدیدذہن کے شبہات.لاہور:البدرپبلی کیشنز.
43. ڈاکٹرمحمدوسیم .اکبر،(2003).ذرائع ابلاغ اوراسلام.لاہور:مکہ پبلی کیشنز.
44. مختار.حبیب اللہ.مولانا،(2003).اسلام اورتربیت اولاد.کراچی:مکتبہ الحبیب.
45. عطاءالرحمٰن منگلوری،(اگست/2004).میڈیاکی یلغار.راولپنڈی:ظلال القرآن فاونڈیشن.
46. سید ابوالاعلیٰ مودودی،(2011) .تجدیدواحیاءدین.لاہور:اسلامک پبلی کیشنز.
47. سید ابوالاعلیٰ مودودی،(2011). اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی،لاہور:اسلامک پبلی کیشنز.
48. مہدی حسن،(مارچ /1990).جدیدابلاغ عام .اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان.
49. نثاراحمدخان فتحی،(سن اشاعت ندارد).مغرب زدہ مسلمان کے نام .کراچی:مکتبہ الشیخ.
50. نذرالحفیظ ندوی،(2001).سیکولر میڈیاکاشرانگیزکردار.لاہور:عوامی میڈیاواچ کمپنی.
51. مولانا ذوالفقاراحمد نقشبندی،(جون /2013).خطبات فقیر.فیصل آباد:مکتبہ الفقیر.
52. مولانا ذوالفقاراحمد نقشبندی،(اکتوبر/ 2011).حیا ءاورپاک دامنی.فیصل آباد.مکتبہ الفقیر.
53. مولانا فضل محمد یوسف زئی،جاویداحمدکامنشور.مکتبہ ایمان ویقین.کراچی:2015